نسخه عکسی کتاب "هدایات الناصریه"

الوقف لله

هذا بیان للناس وهدی وموعظة للمتقین

هدایات ناصریه

۱۳۴۲

مطبع یوسفی دهلی طبع شد

کتاب کے بارے میں

یہ عظیم رسالہ جو چودہ سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے جس کا فوٹو ہم نے اس مجلہ میں آپ کی خدمت پیش کیا ہے، روز روشن کی طرح واضح ہے کی اس رسالہ میں موجود سوالوں کے تمام جوابات بر صغیر کے عظیم المرتبت مجتھد حضرت آیت اللّٰہ العظمی جناب سید ناصر حسین ناصر الملت (۱۲۸۴۔۱۳۶۱ھ۔ق) کے قلم سے تحریر ہوئے ہیں۔

یہ سوالات مجالس سید الشھداعلیہ السلام میں پڑھی جانے والی بعض روایات و رسومات سے متعلق ہیں ،جنکو علماء اعلام عموما پڑھنے سے منع کرتے ہیں کہ یہ روایات درست نہیں ہیں،ان موضوعات پر اگر چہ جناب ناصر الملتؒ سے پہلے بھی بعض بزرگ علماء نے قلم اٹھایا ہے لیکن بر صغیر میں جناب ناصر الملت کی مرجعیت کی وجہ سے یہ موضوع مزید مورد توجہ واقع ہوا،اور جب سے یہ رسالہ تحریر ہوا ہے،موقعہ و محل کی مناسبت سے علماء کرام وصاحبان قلم اس رسالہ سے استدلال کرتے رہے،اور اس طرح حق و حقیقت کے متلاشیوں کی یہ کتاب روز تالیف سے آج تک رہنماء بنی ہوئی ہے۔

۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصائب جناب سید الشہدا علیہ السلام مین گریہ وزاری باعث اجر جمیل او ثواب عظیم ہی اور جن مضامین کی بابت یقیناً علم ہو یا ظن غالب ہو کہ خلاف حق ہین انکو مصائب امام حسین علیہ السلام سمجھنا خلاف عقل ہی بلکہ ایسے مضامین کا پڑہنا سننا اور سنانا محنت برباد گنہ لازم کا مصداق ہے اور بہت سی مضامین واقعہ کربلا کے متعلق ایسے مشہور ہین جن مین عرصہ سی اشتباہ اور خلجان واقع تہا کہ علماء محققین کی تحریر و تقریر سی انکا غلط یا ضعیف ہونا پایا جاتا ہے اور حضرات ذاکرین بغرض رونق مجالس بہت شد و مد سے بقول شخصے نمک مرچ ملا کر انکو بیان کرتے ہین اور عام مومنین انکو واقعی اور صحیح جانکر اسکے منکر کو خارج مذہب قرار دیتے ہوں تو عجب نہین اور انکا امور مذکورہ کی بابت اسقدر اصرار ہے کہ شاید مسائل اصول دین پر بھی ایسا اصرار نہو اور ان پر گریہ وزاری کو باعث اجر و ثواب کا سمجھتے ہین لہذا احقر فقیر طالب حق غلام آل طٰہٰ و یٰسین سید اکبر علی دہلوی نے اسی غرض خاص کے لئے لکھنؤ کا سفر کیا اور علمائے اعلام لکھنؤ کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا جناب مولانا ناصر دین مبین آیۃ اللہ فی العالمین سند المتکلمین سناد المجتہدین جناب مولوی سید ناصر حسین صاحب قبلہ عم فیضہم نے جو کچھ تحریر فرمایا اسکی فائدہ عام کے اشاعت کرنا ضروری سمجھ کر بذریعہ طبع اشتہار عام دیا امید ہے کہ مجالس مصائب مین اب مومنین ضرور ان ہدایات مجتہد صاحب کی پابندی فرماوینگے اور غلط او خلاف مضامین کے بیان کرنے سے اور دیگر امور ممنوعہ کے ارتکاب سے محترز رہینگے۔

۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل مندرجہ ذیل میں

(۱) **سوال** جناب امام حسین علیہ السلام کی مجالس عزا میں گریہ و بکا کے لئے کسی قسم کا باجہ بجانا حلال ہے یا حرام؟

الجواب و باللہ التوفیق یقیناً حرام ہے اور بالخصوص ایسے محل خیر میں ارتکاب باجہ بجانے کا وزر عظیم رکھتا ہے واللہ العالم

(۲) **سوال** ضعیف روایتوں کا باوجود علم ضعف ہو جانے یا کسی عالم کے ٹوکدینے کے بغرض گریہ و بکا پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب و باللہ التوفیق اُن روایات ضعیفہ کا پڑھنا جو مظنون الکذب ہوں ہرگز جائز نہیں ہے واللہ اعلم

(۳) **سوال** باطل اور غلط روایتوں کا پڑھنا اور آئمہ معصومین علیہم السلام اور انکے عزیزان خاص مثل جناب زینب خاتون و ام کلثوم و جناب فاطمہ و سکینہ خاتونوں سے منسوب کر دینا کیا حکم رکھتا ہے؟

الجواب و باللہ التوفیق باطل اور غلط روایتوں کا پڑھنا خواہ وہ منسوب بائمہ معصومین علیہم السلام ہوں یا منسوب انکے عزیزان خاص سے ہوں یا کسی اور کی طرف منسوب ہوں کسی طرح جائز نہیں ہے اور نسبت امر باطل کی حضرات معصومین علیہم السلام کی طرف بہ نسبت انکے غیر کے زیادہ تر سبب ضرر و وبال ہے اور چونکہ نسبت بعض اباطیل کی حضرات معصومین علیہم السلام کی طرف موجب توہین انکے لئے ہوتی ہے لہذا اس قسم کے افتراوات کا اُن حضرات سے منسوب کرنا مخرج عن الایمان بلکہ مخرج عن الاسلام ہے اعاذنا اللہ من ذلک

۴

وہو العاصم۔

(۴) **سوال** عقد قاسم ابن الحسن علیہ السلام کا میدان کربلا میں ہونا صحیح ہے یا ضعیف یا افترائے محض؟

الجواب وباللہ التوفیق قصہ عقد حضرت قاسم بن الحسن علیہما السلام بے اصل محض ہے واللہ اعلم۔

(۵) **سوال** جناب فاطمہ صغرے کا مدینہ میں رہنا بوجہ مرض صحیح ہے یا ضعیف یا کذب صریح؟ جناب امام حسین علیہ السلام کی صاحبزادیاں کے تھیں؟

الجواب وباللہ التوفیق روایات مستفیضہ متکاثرہ معتبرہ سے ثابت ہے کہ جناب فاطمہ صغرے ہمراہ جناب سید الشہداء علیہ السلام معرکۂ کربلا میں موجود تھیں اور انکا مدینہ میں رہنا بوجہ مرض کے کسی ضعیف روایت میں بھی نہیں دیکھا ہاں بحار الانوار میں ایک روایت مشتمل بر ذکر غراب ایسی پائی جاتی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جناب فاطمہ صغرے مدینہ میں تھیں لیکن یہ روایت غراب نوعیت ہے جیسا کہ مجلسی علیہ الرحمہ نے خود اسکی تصریح جلاء العیون میں فرمائی ہے چنانچہ بعد اس روایت کے ذکر کے تحریر فرماتے ہیں "و این حدیث خالی از غرابتے نیست بجہت مخالفت با اخبار دیگر" بالجملہ چونکہ یہ روایت ماخوذ ہے منتخب طریحی و خوارزم حنفی سے اور ضعیفۃ السند ہے اور مخالف روایات کثیرہ معتبرہ ہے لہذا قابل اعتماد نہیں ہو سکتی اور جناب سید الشہداء علیہ السلام کی صاحبزادیاں بنا بر قول مشہور دو تھیں ایک حضرت فاطمہ صغرے دوسری حضرت سکینہ واللہ اعلم

(۶) **سوال** جناب سکینہ خاتون نے زندان شام میں انتقال فرمایا ہے

۵

یا کسی اور لڑکی نے۔ یا یہ روایت انتقال مصنوعی ہے ؟

الجواب وباللہ التوفیق جناب سکینہ کا زندان شام مین انتقال کرنا بالکل غلط ہے اور طرق معتبرہ سے ثابت ہے کہ آپ بعد جناب سید الشہداء علیہ السلام ایک مدت تک زندہ رہین البتہ کتاب منتخب فخر الدین بن طریح نجفی مین ایک روایت ایسی موجود ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی ایک صاحبزادی نے جنکا سن تین برس کا تھا زندان شام مین انتقال فرمایا اور چونکہ اصل روایت مین ان صاحبزادی کا کوئی نام مذکور نہین ہے لہذا بالتعیین نہین کہا جا سکتا کہ انکا کیا نام تھا لیکن ممکن ہے کہ نام انکا زینب یا ہو اسلئے کہ بنا بر ایک قول کے جناب سید الشہداء علیہ السلام کے تین صاحبزادیان تھین ایک فاطمہ دوسری سکینہ تیسری زینب اور چونکہ جناب فاطمہ و سکینہ کا بعد جناب سید الشہداء علیہ السلام کے ایک مدت تک موجود رہنا ثابت ہے اور انکے بعض حالات طرق موثوق بہا مین وارد ہین اور حضرت زینب بنت الحسین علیہ السلام کا کوئی حال ثابت نہین لہذا قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ جن صاحبزادی نے زندان شام مین انتقال کیا وہ حضرت زینب بنت الحسین علیہ السلام تھین اور کچھ عجیب نہین کہ شام مین جو روضہ حضرت زینب کا مشہور ہے وہ بھی زینب بنت الحسین علیہ السلام ہون نہ حضرت زینب بنت علی علیہ السلام کیونکہ حضرت زینب بنت علی علیہما السلام کا بعد اسیری شام سے مدینہ کی طرف مراجعت کرنا ثابت ہے اور بار دیگر حسب الطلب یزید ملعون شام کی طرف جانا اور وہان انتقال کرنا جیسا کہ بعض روضہ خوانون نے بعض روایات مختلفہ افترا کیا ہے غلط محض ہے اور بعض علمائے معاصرین اہل عراق نے

۶

جو یہ تحریر فرمایا ہے کہ کتاب منتخب میں روایت وفات رقیہ بنت الحسین علیہ السلام مذکور ہے اور روضہ انکا شام میں موجود ہے عند التحقیق اشتباہ در اشتباہ ہے اور چونکہ مقام مقتضی بسط کا نہیں ہے لہذا انکے کلام پر بہ تفصیل کلام کرنے سے اعراض کیا جاتا ہے واللہ اعلم۔

(۷) **سوال** ہندہ زوجہ یزید کون تھی اسے اہلبیت رسالت سے کیا تعلق تھا۔ اسکا زندان شام میں آنا صحیح ہے یا نہیں اسکے بطن سے کوئی اولاد تھی یا نہیں؟

الجواب وباللہ التوفیق بحار الانوار میں منقول ہے کہ ہند زوجہ یزید لعنہ اللہ عبداللہ بن عامر بن کریز کی دختر تھی اور قبل یزید کے وہ زوجہ امام حسین علیہ السلام کی تھی اور اسکا مجلس یزید میں نکل آنا تو روایات معتبرہ میں وارد ہے لیکن زندان شام میں اسکا کسی روایت معتبرہ میں مذکور نہیں ہے اور بنابر تصریح مورخین مخالفین مثل طبری وابن الاثیر یزید ملعون کا ایک لڑکا بطن ہند بنت عبداللہ بن عامر سے تھا جسکا نام عبداللہ تھا اور لقب اسکا اسوار تھا اور وہ فن تیراندازی میں بہت ماہر تھا واللہ اعلم

(۸) **سوال** شیرین کون تھی؟ سر جناب امام حسین علیہ السلام کا اسکے یہاں جانا صحیح ہے یا غلط؟

الجواب وباللہ التوفیق شیرین کیطرح جناب شہربانو کا حال مطلقاً کتب معتبرہ میں نہیں ہے اور شیریں کا قصہ جس طرح مراثی ہندیہ میں نظم ہے وہ بالکل غیر معتبر ہے اور صاحب روضۃ الشہدا نے جس طرح اسکو لکھا ہے وہ بھی معتبر نہیں ہے واللہ اعلم۔

(۹) **سوال** شہریار کون تھا؟ اسکا کربلائے معلی میں بعد شہادت جناب سید الشہدا علیہ

ے

آنا جیسا کہ ذاکرین پڑھتے ہین صحیح ہے یا غلط ؟
الجواب و باللہ التوفیق شہربانو کا حال مطلقاً کتب معتبرہ مین نہین ہے اور اُسکا قصہ جسطرح روضہ خوان پڑھتے ہین وہ بالکل غلط اور سراسر خلاف واقعات مسلّمہ مورخین فریقین ہے واللہ اعلم۔

(۱۰) **سوال** شاہ حلب کی دختر سے جناب علی اکبر کا خطبہ ہونا کیا اصل رکھتا ہے؟
الجواب و باللہ التوفیق قصہ مذکورہ غلط محض اور دروغ بے فروغ ہے اور ادنی تتبع کتب معتبرہ تواریخ و سیر پر ظاہر ہے کہ حلب عہد خلیفہ ثانی مین مفتوح ہوا اور وہ ملک شام مین واقع ہے اور شام کا حاکم عہد خلیفہ ثانی سے معاویہ بن ابی سفیان رہا ہے اور مثل دیگر بلاد شام حلب اُسی کے تصرف مین تھا اور اُسکی طرف سے حسب دستور وہان بعض حکام و عمال رہا کرتے تھے اور یہی کیفیت حلب کی آخر زندگی معاویہ تک رہی تا اینکہ عہد یزید علیہ اللعن ہوا پس وہ شاہ حلب کون تھا جس کی دختر کے ساتھ عقد حضرت علی اکبر علیہ السلام کا قرار پائے بالجملہ یہ قصہ افترائے محض ہے واللہ اعلم۔

(۱۱) **سوال** جناب شاہ زنان شہربانو کا انتقال کب اور کہان ہوا؟
الجواب و باللہ التوفیق کتاب عیون اخبار الرضا علیہ السلام سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت شہربانو والدہ ماجدہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے قریب ولادت جناب امام زین العابدین ع انتقال فرمایا اور کتاب مناقب ابن شہر آشوب سے ظاہر ہوتا ہے کہ جناب شہربانو واقعہ کربلا مین غرق فرات ہو گئین اور ان دونون روایتون مین کلام ہے جسکی تحقیق بسط و تفصیل کی مقتضی ہے اور وہ یہان مناسب نہین ہے واللہ اعلم

۸

(۱۲) سوال جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ یا جناب امیر المومنین علیہ السلام یا جناب امام حسین علیہ السلام کے لشکر مین کسی قسم کے باجہ کا ہونا ثابت ہے یا نہین ؟ مشرکین وکفار ومنافقین کے لشکرون مین تو باجہ ضرور ہوتا تھا ؟

الجواب وباللہ التوفیق ان حضرات کے لشکر مین کسی باجہ کا ہونا ثابت نہین ہے واللہ اعلم۔

(۱۳) سوال روز عاشورہ کیا دن تھا معصوم کی روایت سے جو ثابت ہوا ہو وہ ارشاد ہو؟

الجواب وباللہ التوفیق فعلاً میری نظر مین کوئی روایت ایسی جو منتہی معصومؑ کی طرف ہو تعیین روز عاشورا مین نہین ہے لیکن دیگر روایات سے جو منتہی غیر معصوم کی طرف ہوتی ہین یہ ثابت ہوتا ہے کہ روز عاشورا روز جمعہ تھا اور یہ امر موافق استخراج حسابی کے بھی ہے اور اس باب مین جو اختلاف ہے اوسکی تحقیق وتنقیح کے لئے بھی بسط مقال چاہئے واللہ اعلم۔

(۱۴) سوال خدا ورسول وائمہ ہدیٰ وعلمائے دین پر افترا کرنا کیا حکم رکھتا ہے بینوا توجروا رحمکم اللہ

[illegible]

المستفتی بندہ میر اکبر علی خلف میر احمد علی صاحب [illegible]

جواب یہ امر عظیم گناہان کبیرہ سے ہے اور روایات [illegible] وبال ہے اور اسکے متعلق جو فتاویٰ جناب ثقۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام جناب میرزا [illegible] رسالہ لولو ومرجان مین مرقوم فرمائی ہین وہ قابل حجت وعمل ہین [illegible] قاطبۃ المومنین لذالک کتبہ الموفق - ناصر حسین الموسوی غفر اللہ له [illegible]